OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 https://www.arjicc.com ISSN (PRINT): 2710-0227
DOI: https://doi.org/10.53575/arjicc.v2.03(21)u7.91-102

ازواج مطہرات کی مرویات کی روشنی میں خواتین کے مسائل غسل کا تحقیقی جائزہ

Research Review of women's issues of ghusl in the light of the Narrations of the wives of the Rasool (PBUH)

Hina Naz
Ph.D Research scholar, Department of Arabic and Islmic Studies, The university of Faisalabad
Email: naz8075@gmail.com. ORCID ID (000-0002-6651-4165)

Dr. Najma Bano
Chairperson Department of Arabicand Islamic Studies, Government College Women university of Faisalabad.
Email: drnajmabano@gmail.com. ORCID ID (0000-0001-8435-5949)

Received on: 07-10-2021 Accepted on: 08-11-2021

Abstract

Purity is called 'Tahart' in Arabic Tahart is not only cleanliness but also the purity of body, soul, clothes and environment. Islam gives guiding principles of life and purity and cleanliness have such a great importance in these principles that it seems as if the religion of Islam is based on them. In Islam particular emphasis is placed on ghusl to achieve purity. Ghusl of Janabah, menstruation, nifas and istihaza are directly related to men and women. The wives of the Rasool (PBUH) have played unparalleled role in this regard. By putting aside the "shari" shame and modesty, they have shad light on the different types and methods of ghusl. Modern issues related to ghusl such as artificial hair, dentures, nail polish, earring, nosering and prostheses are also mentioned in this article. So that people now a days take care of these things during ghusl and attain complete purity. Because of the imitation of modernism in the modern era, man is moving away from the basic Islamic teachings and is becoming a victim of various physical, mental and psychological confusions. There is a need to spread Islamic teachings about purity and holiness. This article will be useful for the young generation. So that they have awareness and consciousness in this regard.

Keywords: Menstruation, unparalleled, consciousness, confusions, prostheses, imitation

زمانہ جاہلیت میں عورت کو عرب معاشرے میں کمتر درجہ حاصل تھا۔ پیدا ہوتے ہی اسے دفن کر دیا جاتا اور اس کی حیثیت صرف ایک شمع محفل کی سی تھی اور وراثت کے حق سے محروم رکھا جاتا۔ یہاں تک کہ حقوق و فرائض کا کوئی مکمل نظام نہ تھا۔ نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ نے نہ صرف اسلام کو ایک مکمل ضابطہ حیات کی شکل میں پیش کیا بلکہ خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر عورت کی عزت و تکریم کا باقاعدہ اعلان کر دیا اسے نہ صرف وراثت میں حق دار ٹھہرایا بلکہ آپ نے بذریعہ ازواج مطہرات عورت کے حقوق و فرائض کا ایک مکمل ڈھانچہ پیش کر دیا اور

یہاں تک کہ امراض نسواں کی بھی وضاحت فرمادی۔ داخلی معاملات کا تعلق آپ ﷺ کی ازدواجی زندگی سے تھا تو آپ ﷺ نے ازدواجی معاملات میں سے جماع و مباشرت، غسل جنابت، حیض، نفاس اور استحاضہ سے متعلق تمام معلومات کی وضاحت امہات المومنین کے سامنے کیں جس کی بناء پر زوجات مطہرات کا کردار بے مثال ہے۔ بعد از وصال نبی پاک ﷺ ازواج مطہرات نے ان مسائل سے متعلق تمام معلومات کو بذریعہ احادیث مبارکہ امت مسلمہ کے سامنے پیش کر دیا۔

اسلام میں طہارت و پاکیزگی کی حیثیت صرف عبادات کے لیے لازمی شرط نہیں ہے۔ بلکہ یہ دین کا ایک اہم شعبہ بھی ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{ان الله يحب التوابين و يحب المتطهرين}(1)

"اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور پاک وصاف رہنے والے اپنے بندوں کو محبوب رکھتا ہے۔"

اور قبا کی بستی میں رہنے والے اہل ایمان کی تعریف میں قرآن مجید کا ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{ فيه رجال يحبون ان يتطهروا و الله يحب المطهرين }(2)

"اس میں ہمارے ایسے بندے ہیں جو بڑے پاکیزگی پسند ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب پاک وصاف رہنے والے بندوں سے محبت کرتا ہے۔"

ان آیات مبارکہ میں طہارت و پاکیزگی کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو محبوب رکھتا ہے۔ جو ہر وقت پاک وصاف رہتے ہیں۔ نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں:

((الطهور شطرالايمان))(3)

"پاکیزگی نصف ایمان ہے۔"

اس حدیث مبارکہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ طہارت و پاکیزگی اسلام کا ایک حکم ہی نہیں بلکہ وہ دین و ایمان کا ایک اہم جزو ہے۔ طہارت کا اجر بڑھ کر نصف ایمان تک پہنچ جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ نبی پاک ﷺ طہارت کا بہت اہتمام فرماتے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنی امت کو بھی طہارت کا اہتمام کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ یہاں تک کہ طہارت کو ایمان کا حصہ قرار دیا کیونکہ طہارت قربت الٰہی کی کنجی ہے۔ پاکیزگی کے زمرے میں طہارت، وضو، تیمم اور غسل شامل ہے۔ جسمانی پاکیزگی کے لیے طہارت، نماز کے لیے وضو، پانی نہ ملنے کی بناء پر پاک مٹی سے تیمم کی رخصت موجود ہے اور غسل کی مختلف اقسام میں غسل جنابت، حیض، نفاس، استحاضہ اور میت کا غسل شامل ہے۔

غسل جنابت:

غسل جنابت سے مراد وہ غسل ہے جس میں زوجین ایک دوسرے سے جسمانی لطف لینے کے بعد جسم کو پاک صاف کرنے کے لیے غسل کرتے ہیں۔ شہوانی جذبات کی سرانجام دہی کے بعد انسان اپنے باطن میں ایک خاص قسم کی گندگی و آلودگی کو محسوس کرتا ہے اور اس حالت

میں روز مرہ کے کاموں کو سرانجام دینے کے لیے مذہب اسلام میں ممانعت کی گئی ہے اور انسان عبادت کو اس حالت میں ادا نہیں کر سکتا۔ دراصل اس حالت کا نام حدث ہے۔اس حدث کی دو قسمیں ہیں: ا۔ حدث اصغر ۲۔ حدث اکبر

ا۔ حدث اصغر میں صرف وضو کرنا کافی ہوتا ہے اس میں پیشاب، پاخانہ اور خروج ریاح وغیرہ۔

۲۔ حدث اکبر میں وضو کے ساتھ ساتھ غسل بھی ضروری ہوتا ہے۔ اس میں مجامعت، حیض اور نفاس شامل ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالی ہے: {و ان كنتم جنبا فاطهروا}[4] "اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو اچھی طرح اپنے بدن کو پاک کرو۔" اس آیت مبارکہ میں غسل جنابت کی تاکید کی گئی ہے۔ کیوں کہ غسل جنابت کے بعد انسان پاک وصاف ہوتا ہے اور عبادت کے قابل ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے جس طرح اپنے قول و عمل سے وضو کا طریقہ اور اس کے آداب سکھلائے۔ اسی طرح غسل کا طریقہ اور اس کے آداب بھی تعلیم فرمائے ہیں۔

((عن عائشة قالت قال رسول اللهﷺ وجهوا هذاالبيوت عن المسجد فانى لااحل المسجد الحائض ولاجنب))[5]

"حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان گھروں کا رخ مسجد کی طرف سے پھیر دو کیوں کہ کسی حائضہ عورت اور کسی جنبی کے لیے مسجد میں داخل ہونے کا بالکل جواز نہیں ہے۔(ان کے لیے مسجد میں آنا ناجائز و حرام ہے۔)

اس حدیث مبارکہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ نبی پاک ﷺ نے حالت جنابت میں مسجد کی طرف رخ کرنے کی اجازت نہیں دی اور حرام قرار دیا ہے کیونکہ مسجد نبوی جب شروع میں بنی تھی تو اس کے آس پاس کے بہت سے گھروں کے دروازے مسجد کی طرف تھے گویا کہ صحن مسجد میں ہی کھلتے تھے اس وقت رسول اللہ ﷺ نے یہ اعلان فرمایا اور حکم دیا کہ یہ سب دروازے مسجد کی جانب سے بند کر کے دوسری طرف کھولے جائیں تاکہ جنبی اور حائضہ مرد اور عورت مسجد کی طرف رخ نہ کریں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

((كان النبىﷺ اذا ارا ان ينام وهو جنب غسل فرجه و توضا للصلاة))[6]

"نبی کریم ﷺ جب جنابت کی حالت میں ہوتے اور سونے کا ارادہ کرتے تو شرمگاہ کو دھو لیتے اور نماز کی طرح وضو کرتے۔"

مندرجہ بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے رسول اللہ ﷺ جب جنبی ہوتے اور کھانا یا سونا چاہتے تو وضو کر لیتے جیسے نماز کے لیے کرتے تھے کیونکہ مرد جب عورت سے ہمبستر ہوتا ہے اور اپنے جسم کی تسکین پوری کرتا ہے تو وضو کر کے کھا پی سکتا ہے اور بعدازاں سونے کے بعد غسل کرنے کی رخصت موجود ہے کیونکہ جنبی کے لیے غسل سے پہلے کھانا، پینا، سونا اور جماع کرنا جائز ہے اس پر آئمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ جنبی کا بدن اور اس کا پسینہ پاک ہوتا ہے لیکن ان کاموں سے پہلے جنبی کا وضو کرنا مستحب ہے۔ خصوصا اس وقت جب اس عورت سے جماع کرنا چاہے جس سے پہلے جماع نہ کیا ہو تو اس وقت اپنے ذکر کو دھونے کا استحباب موکد ہے۔ جنبی کا وضو سے پہلے کھانا، پینا اور جماع کرنا مکروہ ہے اور یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہیں اور امام شافعیؒ کے نزدیک اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ یہ وضو واجب نہیں ہے اور امام مالکؒ اور جمہور کا بھی یہی قول ہے۔ البتہ بعض مالکیہ اور داؤد ظاہری نے یہ کہا ہے کہ یہ وضو واجب ہے اور وضو سے مراد نماز کا وضو کامل ہے۔

جنابت کے بعد سونے سے پہلے جو غسل کیا جاتا ہے اس کی حکمت کے بیان میں علماء شافعیہ نے کہا ہے کہ حدث میں تخفیف ہو۔ علامہ مازری مالکی نے کہا کہ وہ طہارت پر سوئے۔ اگر اس دوران موت آجائے تو طہارت پر موت آئے۔ اسی قیاس پر حائضہ کو بھی سونے سے پہلے وضو کر لینا چاہیے اور علماء شافعیہ نے کہا کہ حائضہ کے وضو کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔(7)

((عن عائشة ان رسول اللهﷺ كان يغتسل من اناء هوالفرق من الجنابة))(8)"حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں تین صاع (ساڑھے تین لیٹر) پانی کی مقدار کے ایک برتن سے میں اور رسول اللہ ﷺ ہم دونوں اکٹھے غسل کرتے۔"

((عن ام سلمه قالت كانت هى ورسول اللهﷺ يغتسلان فى الاناء الواحد من الجنابة))(9)"حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے پانی لے کر غسل جنابت کرتے تھے۔"

((عن ميمونه قالت: وضع رسول الله وضوالجنابة فاكفا بيمينه على يساره مرتين او ثلاثا ثم غسل فرجه ثم ضرب يده بالارض اوالحائط مرتين او ثلاثه ثم تمضمض واستنشق و غسل وجهه وذراعية ثم افاض على راسه الماء ثم غسل جسده ثم تنحى فغسل رجليه قالت فاتيته بخرقة فلم يردها فجعل ينفض بيده))(10)

"حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غسل جنابت کے لیے پانی رکھا پھر آپ ﷺ نے پہلے دو یا تین مرتبہ اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر ڈالا پھر شرمگاہ دھوئی پھر ہاتھ کو زمین پر یا دیوار پر دو یا تین بار رگڑا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے چہرے اور بازوؤں کو دھویا پھر سر پر پانی بہایا اور سارے بدن کو غسل کیا۔ پھر اپنی جگہ سے سرک کر پاؤں دھوئے۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہانے فرمایا کہ میں ایک کپڑا لائی تو آپ نے اسے نہیں لیا اور ہاتھوں ہی سے پانی جھاڑنے لگے۔"

مندرجہ بالا احادیث مبارکہ میں غسل جنابت کا ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے پانی لے کر اکٹھے غسل کرتے تھے۔ غسل کے لیے جو برتن استعمال ہوتا تھا اس کو فرق کہتے تھے۔ احادیث صحیحہ کی روشنی میں وضو کے لیے ایک لیٹر پانی کافی ہے اور غسل کے لیے چار لیٹر پانی کافی ہے۔ نبی پاک ﷺ اپنی ازواج کے ساتھ غسل کرتے تو وہ کپڑے پہن کر غسل کرتے تھے۔ امام ترمذی (م 279ھ) روایت کرتے ہیں: ((عن مولى عائشة قالت مارايت فرج رسول الله قط))(11)"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہانے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کی شرمگاہ کبھی نہیں دیکھی۔" ملا علی قاری (م 1014ھ) اور علامہ مناوی نے اس روایت کا بھی ذکر کیا ہے: ((وجاء فى رواية عنها ايضا مارايت منه ولارای منى يعنى الفرج))(12)"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بھی ہے کہ میں نے کبھی حضور کی شرمگاہ دیکھی نہ آپ نے کبھی میری شرمگاہ دیکھی۔"

کیونکہ عورت کا پورا جسم واجب الستر ہوتا ہے۔ اس لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لباس پہن کر غسل کرتی تھیں۔ جب نبی پاک ﷺ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک برتن سے پانی لے کر غسل کریں گے تو لازم آئے گا کہ جس برتن سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہانے پانی لیا

ہو۔اس کے بعد آپ اسی برتن سے پانی لیں۔اس سے عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنا لازم آئے گا اس کا جواب یہ ہے کہ نبی ﷺ کا منع فرمانا تنزیہہ کے لیے تھا اور عمل بیان جواز کے لیے ہے۔حدیث ام سلمہ رضی اللہ عنہا میں بھی نبی پاک اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا ایک ہی برتن میں موجود پانی سے غسل فرماتے۔اسی طرح آپ رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھتیجے ابو سلمہ اور رضاعی بھائی عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے غسل کے پانی کی مقدار پوچھی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ساڑھے چار لیٹر پانی منگایا اور حجاب کے پیچھے ان کو غسل کر کے دکھا دیا۔اس حدیث مبارکہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ عملی طور پر کسی چیز کی تعلیم دینا جائز ہے کیونکہ فورا تعلیم کی بہ نسبت عملا تعلیم ذہن میں زیادہ راسخ ہوتی ہے۔بعض علماء حافظ ابن حجر عسقلانی نے کہا ہے کہ ان کا سوال غسل کی کیفیت اور غسل میں پانی کی مقدار دونوں سے متعلق تھا۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دونوں چیزوں کی راہنمائی کی سر پر پانی بہا کر غسل کی کیفیت کو بتایا اور ایک صاع (ساڑھے چار لیٹر) پانی سے غسل کر کے بتا دیا کہ پانی کی اتنی مقدار غسل کے لیے کافی ہے۔(13) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ غسل جنابت کے لیے سب سے پہلے پانی کو اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر ڈالتے اور شرمگاہ دھوتے پھر ہاتھ کو زمین پر یا دیوار پر دو یا تین بار رگڑتے پھر کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے اور اپنے چہرے اور بازوؤں کو دھوتے پھر سر پر پانی ڈالتے اور سارے بدن کو غسل دیتے پھر اپنی جگہ سے سرک کر پاؤں کو دھو لیتے اور سب سے آخر میں اپنے ہاتھوں ہی سے پانی کو جھاڑ لیتے۔غسل جنابت کے بارے میں علماء کا اجماع ہے کہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا و میمونہ رضی اللہ عنہا میں وارد صفت غسل مکمل ترین ہے۔

علامہ بدر الدین عینی حنفی لکھتے ہیں کہ وضو اور غسل کو شروع کرنے سے پہلے ہاتھ دھونے مستحب ہیں اور اگر ان پر نجاست لگی ہو تو پھر ہاتھ دھونے واجب ہیں۔غسل سے پہلے پیر دھو لیتے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بعض روایات میں ہے۔اور بعض اوقات غسل کرنے کے بعد پیر دھوتے۔جیسا کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے۔ان میں تطبیق اس طرح ہے کہ اگر جگہ صاف ہو تو پیر پہلے دھوئیں ورنہ بعد میں سر اور داڑھی میں خلال کرنا چاہیے۔ہمارے نزدیک یہ غسل میں واجب اور وضو میں سنت ہے۔دونوں ہاتھوں سے چلو لے کر سر پر تین مرتبہ پانی ڈالنا چاہیے۔جسم کو ملنا مستحب ہے۔ان احادیث سے معلوم ہوا کہ غسل جنابت میں ناک میں پانی ڈالنا اور غرارے کرنا مشروع ہے۔

فقہا احناف کی دلیل قرآن مجید کی یہ آیت ہے:

{و ان کنتم جنبا فاطھروا}(14)

"اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو اچھی طرح اپنے بدن کو پاک کرو۔"

اس آیت مبارکہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمام بدن کو پاک کیا جائے اور بدن، ناک اور منہ بھی شامل ہے۔نبی پاک ﷺ پہلے اپنے ہاتھوں کو مٹی یا دیوار سے رگڑ کر صاف کرتے۔عصر حاضر کے تناظر میں صابن سے غسل کرنے کی اصل ہے۔غسل پردے میں کرنا چاہیے۔خواہ گھر میں غسل کیا جائے۔غسل کا سامان منگوانے میں کسی سے مدد لینا جائز ہے۔اور بیوی کا خاوند کی خدمت کرنا مشروع ہے۔علامہ تمیمی نے کہا ہے کہ

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا تولیہ پیش کرنا اس کی دلیل یہ ہے کہ آپ نہانے کے لیے تولیہ استعمال کرتے تھے اور اس وقت کسی وجہ سے تولیہ ترک کر دیا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تولیہ اس لیے واپس کیا ہو کہ اس کو سنت لازم نہ سمجھ لیا جائے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس وقت بدن کو ٹھنڈا رکھنا مقصود ہو اس لیے تولیہ کی ضرورت نہ ہو کیونکہ امام ترمذی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک کپڑا تھا جس سے آپ وضو کے بعد منہ پونچھتے تھے۔ امام نسائی نے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک رومال یا کپڑا تھا جسے آپ ﷺ وضو کے بعد منہ پونچھنے کے لیے استعمال کرتے تھے۔(15)

غسل حیض:

علامہ ابن منظور افریقی (م 711ھ) لکھتے ہیں: میں نے کہا کہ حیض کا معنی ہے بہنا جب پانی بہنے لگے تو عرب کہتے ہیں حاض السیل۔ دوسروں نے کہا ببول کے درخت سے خون کے مشابہ سرخ رنگ کا پانی نکلتا ہے تو عرب کہتے حاضت السمرۃ۔ استحاضہ اس خون کو کہتے ہیں جو رگ سے نکلتا ہے عورت کی ماہواری کے مقررہ ایام کے بعد جو خون جاری رہے وہ استحاضہ ہیے۔ ایام حیض میں نماز معاف ہے اور روزوں کی قضا ہے۔ استحاضہ میں نماز اور روزہ دونوں لازم ہیں۔(16)

علامہ ابن قدامہ حنبلی (م630ھ) لکھتے ہیں: حیض وہ خون ہے جس کو عورت کے بالغ ہونے کے بعد اس کا رحم چھوڑتا ہے۔ پھر ایام معلومہ میں اس خون کے جاری ہونے کی عادت مقرر ہو جاتی ہے۔ یہ خون بچہ کی پرورش کی حکمت سے پیدا کیا جاتا ہے۔ جب عورت حاملہ ہو جاتی ہے تو اللہ تعالی کے اذن سے یہ خون بچہ کی غذا بن جاتا ہے۔ اسی وجہ سے حاملہ عورت کو حیض نہیں آتا اور جب وضع حمل ہو جاتا ہے تو اللہ تعالی اپنی حکمت سے اس خون کو دودھ بنا دیتا ہے جس سے بچہ غذا حاصل کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ دودھ پلانے والی عورت کو بہت کم حیض آتا ہے اور جب عورت حمل اور رضاعت (دودھ پلانے) سے فارغ ہو جاتی ہے تو اس خون کا کوئی مصرف نہیں رہتا۔ پھر عموما یہ خون ہر ماہ میں چھ یا سات دن نکلتا ہے اور بعض عورتوں کے مزاج اور طبیعت کی وجہ سے یہ مدت کم اور زیادہ بھی ہوتی ہے۔(17) علامہ جلال الدین خوارزمی حنفی لکھتے ہیں: جو خون عورتوں کے ساتھ مختص ہیں ان کی تین قسمیں ہیں۔ حیض، نفاس اور استحاضہ۔ حیض وہ خون ہے جس کو اس عورت کا رحم چھوڑتا ہے جو صغر اور بیماری سے بری ہو اور نفاس وہ خون ہے جو بچہ کے پیدا ہونے کے بعد جاری ہوتا ہے اور خون ان دونوں کے ماسوا ہے وہ استحاضہ ہے۔(18)

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالی ہے:

{و یسئلونک عن المحیض قل ھو اذی فاعتزلوا النسآء فی المحیض و لا تقربوھن حتی یطھرن}(19)

"اور تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہہ دو کہ وہ تو نجاست ہے سو ایام حیض میں عورتوں سے کنارہ کش رہو۔"

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالی نے غسل حیض کی تاکید کی ہے کہ حائضہ عورت سے اس وقت تک ہمبستری نہ کی جائے جب تک کہ وہ پاک نہ ہو جائے۔ حیض کے دن گزرنے کے بعد غسل سے عورت پاک ہوتی ہے اور مباشرت اور عبادت کی اجازت پاکی کی حالت میں دی گئی ہے۔

حیض کے بارے میں نبی پاک ﷺ نے حضرت عائشہ سے فرمایا:((ان هذا امركتبه الله على بنات آدم))[20]"یہ ایک چیز ہے جس کو اللہ تعالی نے آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دیا ہے۔"

اس حدیث مبارکہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ حیض کا آنا ایک ایک قدرتی امر ہے کیونکہ حیض کی صورت میں آنے والا خون پاکی کی حالت میں افزائش نسل کا سبب ہوتا ہے۔ نبی پاک ﷺ نے حیض سے متعلقہ تمام پہلوؤں کے بارے میں تعلیم فرمائی اور غسل حیض، نفاس اور مستحاضہ کے بارے میں وضاحت سے فرمایا کہ اس حالت میں ایک عورت کن کاموں کا سرانجام دے سکتی ہے اور کن سے پرہیز کر سکتی ہے۔ ان تینوں کے احکامات میں واضح فرق ہے لیکن غسل کا طریقہ ایک ہی ہے۔

((عن عائشة قالت كان النبی ﷺ يذكرالله على كل احيائه))[21]

"ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اللہ کی یاد ہر وقت کرتے تھے۔"

اس حدیث میں اللہ کے ذکر کے بارے میں بتایا گیا ہے نبی پاک ﷺ ہر وقت اللہ کا ذکر فرماتے یہ ذکر لسانی بھی ہو سکتا ہے اور طبّی بھی، تسبیح، تحمید، تہلیل، تکبیر اور دوسرے اذکار کے جواز کے لیے یہ حدیث اصل ہے۔ فقہا کا اختلاف اس میں ہے کہ آیا جنبی اور حائضہ عورت کے لیے قرآن مجید کی تلاوت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ جمہور فقہا کے نزدیک حالت جنابت اور حائضہ عورت کے لیے قرآن مجید کی تلاوت کرنا حرام ہے اگر انہوں نے بسم اللہ یا الحمد اللہ کہا اور قصد تلاوت قرآن پاک کا ہوا تو یہ حرام ہے اور اگر اس سے ذکر کا قصد کیا یا کسی چیز کو قصد نہیں کیا تو حرام نہیں ہے اور جنبی اور حائضہ کے لیے دل میں قرآن مجید کی آیات کو پڑھنا اور مصحف کریم کو دیکھنا جائز ہے۔ البتہ چھونا جائز نہیں ہے اور ان کے لیے مستحب ہے کہ غسل کے وقت ذکر کے قصد سے بسم اللہ پڑھ لیں بول براز اور جماع کے وقت اللہ تعالی کا ذکر کرنا مکروہ ہے۔ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا سے مقصود یہ ہے کہ نبی ﷺ اکثر اور غالب اوقات میں زبان سے اللہ تعالی کا ذکر کرتے تھے خواہ وضو سے ہوں بے وضو ہوں یا جنبی ہوں اور بول براز وغیرہ کے حال میں آپ زبان سے ذکر نہیں کرتے تھے۔ لیکن آپ ﷺ کا دل ہر وقت یاد الٰہی میں مشغول رہتا تھا۔ الغرض حدیث عائشہ سے معلوم ہوتا ہے: ہر وقت اللہ کا ذکر کرنا مسنون ہے، حالت جنابت، حیض اور بول براز میں قرآن کی تلاوت کرنا ممنوع ہے، حالت جنابت اور حیض میں ذکر الٰہی کرنا جائز ہے اور مصحف قرآن کو بھی دیکھنا جائز ہے، بول و براز کے وقت ذکر الٰہی خواہ قلبی ہو یا لسانی ممنوع ہے۔

((ان امراة، قالت: لعائشة اتجزى احدانا صلاتها اذ طهرت؟ فقالت احرورية انت؟ قد كنا نحيض مع النبی ﷺ فلايا مرنا به، اوقالت: فلا نفعله))[22]

"ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ جس زمانہ میں ہم پاک رہتے ہیں (حیض سے) کیا ہمارے لیے اس زمانہ کی نماز کافی ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کیا تم حروریہ ہو؟ ہم نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں حائضہ ہوتی تھیں اور آپ ﷺ ہمیں نماز کا حکم نہیں دیتے تھے یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ فرمایا کہ ہم نماز نہیں پڑھتی تھیں۔"

حدیث عائشہ میں وضاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ حائضہ عورت کی حیض کے دنوں میں نمازیں قضاء ہو جاتی ہے اور پاکی کے دنوں میں اس پر نمازوں کی قضا نہیں ہے۔ یہ حکم متفق علیہ ہے۔ تمام مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ حیض اور نفاس کی حالت میں عورت پر نماز اور روزہ واجب نہیں ہے اور اس پر اجماع ہے کہ پاکی کے دنوں میں عورت پر روزہ کی قضا واجب ہے اور نماز کی قضا واجب نہیں ہے۔ علماء کی رائے کے مطابق ان میں فرق یہ ہے کہ نمازیں زیادہ ہیں اور دن میں بار بار پڑھی جاتی ہیں۔ اس کے بر عکس روزے صرف سال میں ایک بار واجب ہوتے ہیں۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حائضہ پر نماز کی قضا نہیں صرف روزوں کی قضاء ہے۔

((عن عائشة رضى الله عنها قالت، ان امراته، من الانصار قالت للنبیﷺ: کیف اغتسل من المحیض؟ قال (خذى فرصة ممسكة، وتوفيى ثلاثا) ثم ان النبیﷺ استحیا فاعرض بوجهه اوقال: (توضيى بها) فاخذتها، مجذبتها فاخبرتها بما یریدالنبی))(23)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انصار یہ عورت نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں حیض کا غسل کیسے کروں آپ نے فرمایا کہ ''ایک مشک میں بسا ہوا کپڑا لے اور پاکی حاصل کر۔'' یہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا پھر نبی ﷺ شرمائے اور آپ ﷺ نے اپنا چہرہ مبارک پھیر لیا اور فرمایا''کہ اس سے پاکی حاصل کرو'' پھر میں نے اسے پکڑ کر کھینچ لیا اور نبی کریم ﷺ جو بات کہنا چاہتے تھے وہ میں نے اسے سمجھائی۔''

اس حدیث مبارکہ میں عورت کے غسل حیض کے بارے میں بتایا گیا ہے ایک انصاری عورت کے سوال پر آپ ﷺ نے غسل حیض کے بارے میں وضاحت سے فرمایا کہ حیض کا غسل کس طرح سے کیا جائے نبی کریم ﷺ کے شرمانے پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس عورت کو اپنی طرف کیا اور بتایا کہ سنت یہ ہے کہ حیض سے غسل کرنے والی عورت مشک (یا کوئی اور خوشبو) لے کر روئی یا کسی نرم کپڑے میں رکھے اور غسل کرنے کے بعد اس کو اپنی فرج میں رکھ لے۔ نفاس سے غسل کرنے والی عورت کے لیے یہ بھی مستحب ہے۔ جمہور فقہا نے یہ کہا ہے کہ مشک کے استعمال سے مراد کسی خوشبو کو استعمال کرنا ہے تاکہ بدبو زائل ہو جائے اور یہ عمل ہر حائضہ کے لیے مستحب ہے خواہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ۔

((عن ام سلمة قالت قلت يارسولﷺ انى امراة اشد فقر راسى افانقضه لغسل رأسک ثلاث حثيات ثم تضيفين عليک الماء فتطهرين))(24)

''ام المومنین ام سلمہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میں اپنے سر پر بہت کس کر مینڈھیاں باندھتی ہوں کیا میں غسل جنابت کے لیے انھیں کھول لیا کروں آپ نے فرمایا نہیں۔ تمہارے لیے سر پر صرف تین چلو پانی بہا لینا کافی ہے۔ پھر اپنے تمام بدن پر پانی بہا لینا تو تم پاک ہو جاؤ گی۔''

حدیث ام سلمہ رضی اللہ عنہا میں عورت کو دوران غسل بالوں کی چوٹیاں نہ کھولنے کی رخصت موجود ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے

سوال کرنے پر نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ عورت چوٹی کھولے بغیر سر پر پانی ڈال لے اور پانی سر کی جڑوں میں پہنچ جائے تو غسل ہو جاتا ہے یہ غسل جنابت بھی ہو سکتا ہے اور غسل حیض بھی۔اس سے عورت کو پاکی حاصل ہو جائے گی۔

جمہور فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ جب غسل کرنے والی عورت کے سر کے بالوں میں بالوں کو کھولے بغیر پانی پہنچ جائے تو اس کے سر کے بالوں کو کھولنا ضروری نہیں ہے اور اگر بالوں کو کھولے بغیر اس کے سر میں پانی نہ پہنچے تو پھر بالوں کو کھولنا واجب ہے اور حضرت ام سلمہ کی حدیث اس پر محمول ہے کہ ان کے سر کے بالوں میں پانی پہنچ جاتا ہے۔

((عن عائشة قالت: جاءت فاطمة ابنة ابی حبیش الی النبیﷺ فقالت: یارسول اللہ انی امراۃ استحاض فلا اطھر، افادع الصلاۃ فقال: رسول اللہﷺ (لاانما ذلک عرق، ولیس بحیض، فاذا اقبلت حیضتک فدعی الصلاۃ، واذا ادبرت فاغسلی عنک الدم ثم صلی))(25)

"حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ابو حبیش کی بیٹی فاطمہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے کہا کہ میں ایک ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ کی بیماری ہے۔اس لیے میں پاک نہیں رہتی تو کیا میں نماز چھوڑ دوں ؟آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں یہ ایک رگ (کا خون) ہے حیض نہیں ہے تو جب تجھے حیض آئے تو نماز چھوڑ دے اور جب یہ دن گزر جائیں تو اپنے (بدن اور کپڑے) سے خون کو دھو ڈال پھر نماز پڑھ۔"

اس حدیث مبارکہ میں مستحاضہ عورت کا ذکر کیا گیا ہے۔استحاضہ عورت کے لیے ایک ایسی بیماری ہے جس میں اسے ہر وقت خون آتا رہتا ہے۔ یہ خون رحم میں بیماری کی بدولت آتا ہے اس کے احکام بھی حیض کے احکام سے مختلف ہیں۔حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا میں حضرت فاطمہ ابو حبیش کی بیٹی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنے مستحاضہ ہونے کی خبر دی کہ میں پاک ہی نہیں ہوتی تو آپ ﷺ نے فرمایا:((انما ذالک عرق ولیس بالحیضة))(26)"یہ رگ کا خون ہے حیض نہیں۔"آپ ﷺ نے وضاحت سے فرمایا حیض کے دن گزر جانے کے بعد خون دھونے کے بعد نماز پڑھ لو، ہر نماز کے لیے وضو کرتی رہو اور نماز کو باقاعدگی سے ادا کرو۔جمہور فقہا کا اس پر اتفاق ہے۔

الغرض مندرجہ بالا بحث سے معلوم ہوتا ہے:

حائضہ عورت سے اس کی فرج میں وطی کرنا حرام ہے۔حالت حیض میں روزہ رکھنا ممنوع ہے بعد ازاں روزہ کی قضا ہو گی البتہ قلبی اور لسانی ذکر کر سکتی ہے۔حیض کے دنوں میں نماز پڑھنا منع ہے اور نماز کی قضا معاف ہے۔حائضہ عورت کو قرآن مجید پڑھنا ممنوع ہے۔حائضہ عورت کو مسجد میں ٹھہرنا اور اعتکاف کرنا ممنوع ہے کیونکہ حیض جنابت کے حکم میں ہے۔حالت حیض میں عورت کو طلاق دینا ممنوع ہے۔مطلقہ کی عدت تین حیض گزرنے سے پوری ہوتی ہے۔شوہر ناف سے اوپر تک حائضہ عورت سے مباشرت کر سکتا ہے۔حائضہ عورت روزمرہ کے امور کو سرانجام دے سکتی ہے۔حائضہ عورت مردہ کو بھی غسل دے سکتی ہے۔حائضہ عورت دوران غسل بالوں کو کھولے بغیر بھی نہا سکتی ہے۔خوشبودار روئی یا کپڑا کو فرج میں رکھنے سے بدبو کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔وضو کر کے باقاعدہ غسل کریں۔مستحاضہ اور نفاس والی عورت بھی ایسی پاکی حاصل کر سکتی ہے۔مستحاضہ عورت حیض کے دن گزرنے کے باقاعدہ تلاوت قرآن پاک، نماز، روزہ ادا کر سکتی ہے اور متکلف بھی ہو

سکتی ہے۔ نفاس والی عورت وضع حمل کے بعد طہر کے دنوں میں باقاعدہ نماز ادا کرے گی۔ غسل چاہے جنابت کا ہو یا حیض کا تاہم غسل سے قبل وضو مشروط ہے۔

عصر حاضر میں غسل سے متعلق جدید فقہی مسائل:

- کیا ناخن پالش سے وضو ہو جاتا ہے۔ اگرچہ ناخن کا تعلق جسم کے ان اعضا سے ہے جن کا دھونا بے حد ضروری ہے۔ علماء کی رائے کے مطابق وضو سے قبل ناخن پالش کا اتارنا ضروری ہے۔
- مصنوعی دانتوں کی صورت میں وضو و غسل کے معاملے میں ان کا حکم اصل دانتوں ہی کا ہو گا۔ وضو میں ان دانتوں تک پانی پہنچانا مسنون ہو گا اور غسل میں فرض دانت نکالنے اور تہہ تک پہنچانے کی ضرورت نہیں یہی وجہ ہے کہ فقہانے اس طرح کے دانت لگانے یا دانتوں کو سونے چاندی کے تاروں سے کسنے کی اجازت دی ہے۔
- مصنوعی اعضاء کے احکام بھی مصنوعی دانتوں کے حکم میں ہوں گے مصنوعی بال واعضاء یا دانتوں کو علیحدہ کرنا ممکن نہ ہو تو ان کی حیثیت اصل عضو کی ہو گی۔ نتھ اور کان کی بالی کو دوران غسل اور وضو حرکت دینا ضروری ہو گی۔
- ہاتھ اور پاؤں پر پلاسٹر ہونے کی صورت میں مسح کر لینا ضروری ہو گا۔
- دوران بیماری انجکشن لگانے کی وجہ سے جسم کا تھوڑا سا خون لگا رہتا ہے۔ اس مقدار میں خون کا باہر آنا بھی ناقص وضو نہیں ہے۔ علما کے نزدیک خون اتنی مقدار میں ہو کہ بہہ نہیں سکتا تو وضو نہیں ٹوٹتا۔
- بسا اوقات آنکھوں سے پانی بہنا شروع ہو جاتا ہے۔ آنسوؤں اور تنکہ جانے کی صورت میں پانی بہنا ناقص وضو نہیں ہے۔ البتہ آنکھ دکھنے یا سرخ ہو جانے کی وجہ سے پانی گرے تو وضو کرنا مستحب ہے۔
- خواتین کو عموماً رحم کی رسولی کی بیماری ہو جاتی ہے جس کی بناء پر خواتین خون کے اخراج میں مبتلا ہو جاتی ہیں اور اخراج خون کا یہ عرصہ ایک ماہ یا بعض اوقات اس سے بھی زیادہ تجاوز کر جاتا ہے اور خواتین اسلامی تعلیمات سے لاعلمی کی بنا پر اپنے آپ کو ان ایام میں نماز، روزہ اور تلاوت قرآن پاک سے دور رکھتی ہیں جب کہ مستحاضہ عورت پاک ہوتی ہے۔ وہ عبادت کے تمام افعال بخوبی احسن سرانجام دے سکتی ہے۔

خلاصۂ بحث:

اگرچہ اسلام میں طہارت و پاکیزگی حاصل کرنے کا ایک مکمل اور جامع نظام ہے جس کی بناء پر انسان نہ صرف روحانی اور جسمانی پاکی حاصل کرتا ہے بلکہ معاملات زندگی کو تن دہی سے انجام دیتا ہے جس طرح پاکیزہ خیالات انسان کی زندگی میں واضح نکھار لاتے ہیں اسی طرح جسمانی پاکیزگی سے انسان اپنے آپ کو خدا کے قریب پاتا ہے کیونکہ تسبیح و تحلیل سے وہ رضائے الٰہی حاصل کرتا ہے۔ یہاں تک کہ عبادت وضو، تیمم ور غسل کا تعلق جسمانی پاکیزگی سے ہوتا ہے۔ عموماً لوگ جسمانی صفائی کے آداب سے ناواقفیت کی بنا پر غسل اور غسل جنابت، حیض، نفاس اور

استحاضہ میں فرق کو سمجھ نہیں پاتے جس کی بناء پر غسل کرنے کے باوجود جسمانی پاکیزگی حاصل نہیں کر پاتے۔یہی وجہ ہے کہ عصر حاضر میں ماڈرن ازم کی تقلید کی بناء پر انسان اپنے آپ کو مذہب سے دور کرتا جارہا ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ جدید دور کے تقاضوں کے پیش نظر اسلامی تعلیمات کی تشہیر عام کی جائے تاکہ لوگ اس سے استفادہ حاصل کریں۔زمانہ خواہ کتنی ہی ترقی کر جائے مسائل خواہ کتنی ہی نوعیت کے ہوں لیکن ان کا حل قرآن وسنت کی روشنی میں ہی ہوگا اور جب تک شریعت اسلامیہ کی پیروی نہ کی جائے گی انسان گناہ کا مرتکب ہوتا رہے گا اور ازحد مسائل سے دوچار ہوگا۔اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے سے انسان اجر عظیم کا مستحق ہوگا اور دنیاوی واخروی نجات حاصل ہوگی۔

حوالہ جات

1۔البقرہ ۰۲:۲۲۲

2۔التوبہ 108:۰۹

3۔مسلم،ابوالحسین مسلم بن حجاج،الصحیح کتاب الطہارۃ، باب فضل الوضوء، رقم الحدیث:442

4۔المائدہ 1:05

5۔ابوداؤد، سلیمان بن اشعث،السنن، کتاب الطہارۃ، باب فی الجنب یدخل المسجد، رقم الحدیث:232

6۔بخاری، محمد بن اسماعیل،الجامع الصحیح، کتاب الغسل، باب الجنب یتوضاثم ینام، رقم الحدیث:288

7۔نووی، علامہ عینی یحیی بن شرف، شرح مسلم، مطبع نور محمد اصح المطابق، کراچی، 1375،ج ا، ص144

8۔مسلم،ابوالحسین مسلم بن حجاج، الصحیح، کتاب الحیض، باب القدر المستحب من الماء فی غسل الجنابۃ وغسل الرجل والمراۃ من اناء واحد فی حالۃ واحدۃ وغسل احدھما بفضل الاخر، رقم الحدیث:635

9۔ایضا، رقم الحدیث:643

10۔بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الغسل، باب مواضع الوضوء مرۃ اخری، رقم الحدیث:274

11۔ترمذی، ابوعیسی محمد بن عیسی، جامع ترمذی، مطبع نور محمد کارخانہ تجارت کتب، کراچی، س ن، ص597

12۔عینی، بدرالدین محمود بن احمد، عمدۃ القاری، مطبع ادارہ الطباعۃ المنیریہ، مصر،1348، ج۲، ص198۔197

13۔عینی، بدرالدین محمود بن احمد، عمدۃ القاری، ج۲، ص198۔197

14۔المائدہ 6:05

15۔عینی، بدرالدین محمود بن احمد، عمدۃ القاری، ج3، ص195

16۔ابن منظور، علامہ جلال الدین محمد بن مکرم، لسان العرب، مطبوعہ: نشر ادب الحوذۃ، ایران،1405، ج۷، ص143۔142

17۔ابن قدامہ، علامہ موفق الدین عبداللہ بن احمد، المغنی، مطبوعہ دار الفکر، بیروت،1405ھ، ج ا، ص188

18۔خوارزمی، علامہ جلال الدین، کفایہ مع فتح القدیر، مطبع مکتبہ نوریہ رضویہ، سکھر، س ن، ج1 ص141

19۔البقرہ 222:05

20۔بخاری، محمد اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الحیض، باب تقضی الحائض المناسک، کلھا الا الطواف بالبیت، رقم الحدیث:305

21۔ مسلم، ابوالحسین مسلم بن حجاج، الصحیح، کتاب الحیض، باب یذکر اللہ تعالی فی حال الجنابۃ وغیرھا، رقم الحدیث:730

22۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الحیض، باب لاتقضی الحائض الصلاۃ، رقم الحدیث: 321

23۔ ایضا، باب غسل المحیض، رقم الحدیث:315

24۔ مسلم، ابوالحسین مسلم بن حجاج، الصحیح، کتاب الحیض، باب حکم ضفائر المغتسلہ، رقم الحدیث:652

25۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الوضو، باب غسل الدم، رقم الحدیث:228

26۔ ایضا، کتاب المحیض، باب الاستحاضہ، رقم الحدیث:306

References

1. Al Baqra 02:222
2. Al Touba 09:108
3. Muslim, Abu -Al- Hussain, Muslim bin Hajaj, Alsahi, Kitabul Tahara , Chapter Fazal Al- wazu, 442
4. Al Maida 05:01
5. Abu Dawood, Salman bin Ashat, Al sunen, Kitab-ul-Tahara, Chapter Fil Junab YudKulal Al Masjid, 232
6. Bukhari, Muhammad bin Ismail, Al jani al-sahi, Kital-al-Gusal, Chapter l junaba: 288
7. Navvi, Allama Ayani, Yahya Bin sharaf, Sharah Muslim, Matba, Noor Muhammad, Karachi, Book 1, P144
8. Muslim, Abu al-Hassin, Al Sahi, Kitab-ul-Haiz, Chapter Al qadr al Mustahib, minal-maha, 635
9. Ibid: 643
10. Bukhari, Muhammad bin Ismail, Al jami, Al sahi, Kitab-ul-Gusal, Chapter mawazaia alwazu, 274
11. Tirmidhi, Abu Isa, Muhhammad bin Isa, Jmia'at-Tarmidhi, matba Noor Muhammad, Karachi, Tajarat kutab, Karachi, P:597
12. Mula, Ali bin Sultan, Muhammad bin AlQari, Jami'alQari, jama al wasail, matha Noor Muhammad, Karachi, San nidard, Book 3, P:217
13. Ainee, Allama Badar-ud-din, Mhemood bin Ahmad, Umda-Tul-Qari, Matba Almuneria, Miser, 1948, Book 3, P:195
14. Al Maida, 05:06
15. Ainee, Allama Badar-ud-din, umda-tul-Qari, book 3, P:195
16. Ibin-e-Manzoor, Alama Jalal-ud-din, Muhammad bin Muqaram, Lisan-ul-Arab, Matba Nashar adb, Al Hoza, Iran, 1405, book 7, P:143-144
17. Ibne-e-Qudama, Allama Mofak-ud-din,, Abdullah bin ahmad, Al mugni, matba, Dar-ul-fikr, Beirut, 1405, book 1, P:188
18. Khawarzami, Allama Jalal-ud-din, Kafaia mah fatah-ul-Qadir, matba Nooria Rizwia, Sakhar, san ndard, book 1, P:141
19. Al Baqra, 2:222
20. Bukhari, Muhammad bin ismail, Al jami, Al sahi, kitab-ul-Haiz, Chapter aqsiyi, Alhaiz almanasik, 305
21. Muslim, Abu-ul-Hassain, Al sahi, kitab ul Haiz, Chapter yazikar Allah Ta'ala, 7030
22. Bukhari, Muhammad bin Ismail, Al Jami Al Sahi, Kitab-ul-Haiz, Chapter La Taqzi al haiz, 321
23. Ibid, chapter Gusal-almahiz, 315
24. Muslim, Abu- al-Hassain, Al sahi, kitab-ul-Haiz, Chapter Hukm Zafahir, Al-Mugtasalahu, 652
25. Bukhari, Muhammad bin Ismail, Al Jami al sahi, Kitabul-ul-wazu, Chapter,Gusal Al-Damm, 288
26. Ibid: Chapter al astihazaha